ڈاکٹر سہیل عباس
شعبۂ اردو
جامعہ ٹوکیو برائے مطالعات خارجی، جاپان

مولوی سید احمد دہلوی: وضاحتی کتابیات

Malavi Syed Ahmed was a prominent scholar. In this article bibliography of his books and printed essays are given.

مولوی سید احمد دہلوی (دہلی، ۱۸۴۶ء۔۱۹۱۸ء) ان کے والد حافظ سید عبدالرحمٰن تھے۔ پیدائش دہلی میں ہوئی۔ تعلیم سرکاری اسکول اور نارمل اسکول میں ہوئی۔ تحصیل علم کے علاوہ مشاہیر اہل علم کی صحبت سے بہت فائدہ اٹھایا۔ تصنیف و تالیف کا ذوقِ فطری تھا۔ طالب علمی کے زمانے میں ایک چھوٹی سی فارسی نظم اور ایک انشائیہ کی کتاب لکھ کر ادبی زندگی شروع کی۔ لکھنے لکھانے کا سلسلہ آخری وقت تک جاری رہا۔ کچھ عرصہ تدریس کے پیشے سے وابستہ رہے۔ گورنمنٹ پنجاب کے سرکاری بک ڈپو میں نائب مترجم کی حیثیت سے کام کیا۔ ڈاکٹر ایس، ڈبلیو فیلن انسپکٹر مدارس بہار نے اپنے اردو انگریزی لغت کی تیاری میں ان سے مدد لی جس کی تکمیل سات برس میں ہوئی۔ مہاراجہ الور کا سفرنامہ بھی مرتب کیا۔ مختلف اوقات میں ان کی مختلف تصانیف منظرعام پر آتی رہیں۔ سید احمد کی زندگی کا بڑا مقصد اردو کا ایک لغت ترتیب دینا تھا۔ عمر کا بڑا حصہ اس کی نذر کیا۔ سید احمد کی تصنیفات بہت ہیں۔ مختلف موضوعات پر انھوں نے قلم اٹھایا اور حکومت سے کئی انعامات حاصل کئے۔ بانی مدیر ''اخبار النساء'' دہلی۔ مولوی سید احمد دہلوی پر کوئی سندی مقالہ ابھی تک میری نظر سے نہیں گزرا۔

سید احمد دہلوی کی تصانیف و تالیفات:

☆ ارمغان دہلی (لغات اردو)، شملہ: مکتبہ گلزار، ۱۸۷۸، ۱۵۶ص

موضوع: فرہنگ آصفیہ کا پہلا نام، مشتمل بر لغات الف ممدودہ

☆ اخلاق النساء، ۱۸۹۱ء

موضوع: شہزادیوں اور امیرزادیوں کی قابل تقلید اخلاقی باتیں۔

☆ انشائے ہادی النساء

موضوع: زنانہ خط و کتابت ۔خانہ داری۔ دلی کی بیگماتی زبان میں مع رسوم وغیرہ۔

☆ ایک یار مار کشمیری پنڈت

موضوع: فرہنگ آصفیہ کی طباعت و اشاعت کے سلسلے میں ایک پنڈت کی داستان بے وفائی۔

☆ ایمنہ مصری کا قصہ

موضوع: کہانی۔

☆ بچوں کا رکھ رکھاؤ

موضوع: اولاد کی صحت کے لیے طبی چٹکلے۔

☆ توبۃ الصبیان، لاہور: نول کشور پریس ☆ تحقیق الکلام، ۱۸۶۸ء

موضوع: علم زبان کا بیان اور حروف کا تغیر و تبدل وغیرہ۔ اس کہانی میں ہندی دوہے، گیت اور پہیلیاں ہیں۔

☆ تزئین کلام

موضوع: آٹھ ہزار ضرب الامثال مع قصص متعلقہ۔

☆ تحریر النسا

موضوع: زنانہ خط وکتابت مابین مرد وعورت۔انشائے ہادی النساء کا حصہ دوم۔

☆ تحریک النسا ☆ تعلیم نسواں ☆ تفہیم المصادر

موضوع: علم مصادر اردو۔

☆ تکمیل الکلام

موضوع: ''تکمیل الکلام'' میں پیشہ وروں کی اصطلاحات ہیں۔

☆ چتر پہیلی

موضوع: شہر افروز بیگم کا قصہ۔

☆ راحت زمانی، لاہور: مخزن پریس، ۱۹۱۰ء، ۱۲۸ص

تبصرہ: ڈپٹی نذیر احمد کی اکبری کی طرح سید احمد کی راحت زمانی بھی بگڑی ہوئی لڑکی تھی۔لیکن آخر میں راحت زمانی سدھار کی طرف مائل ہوتی ہے۔قصہ دلچسپ اور زبان سادہ ہے۔

☆ رس کھان

موضوع: پہیلیاں، کہہ مکرنیاں، نسبتیں یا دوسخنے، کبت، دوہے، بھجن، گیت وغیرہ۔

☆ روزمرۂ دہلی

موضوع: اہل دہلی کی گفتگو کا نمونہ۔

☆ رسوم اعلیٰ ہندوان

☆ رسوم دہلی (طبع اول، دلی: مخزن پریس، باہتمام شیخ محمد اکرام، ۱۲۸ص) (لاہور: مخزن پریس) (رام پور: کتاب کار پبلی کیشنز، اگست ۱۹۶۵ء، ۱۹۰ص) (مرتبہ خلیق انجم، دہلی: اردو اکادمی، ۱۹۸۶ء)

تبصرہ: یہ کتاب فرہنگ آصفیہ کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔جو اردو زبان کی تحقیق کو آگے بڑھاتی ہے۔محاورات کی تدوین کے پس منظر میں دلی والوں کے قدیم رسم و رواج جو ماضی کی روایات بن چکے ہیں ان کو منظر عام پر لانے کی ایک کوشش ہے۔ مسلمانوں کے ہر فرقہ ادنیٰ و اعلیٰ کے مراسم، جدید و قدیم، اور متروک و مروّج پر محیط ہے۔غیر ضروری باتوں سے گریز ہے۔ خاندان تیموریہ کی رسومات جو معدوم ہونے کو تھیں ان کو کتاب میں مصنف نے اپنی تازہ معلومات کے ساتھ محفوظ کر دیا ہے۔اس کتاب میں بتایا گیا ہے کہ ہر رسم مسلمانوں میں اس لیے مقرر کی گئی ہے یا وجود میں آئی ہے کہ شادی وغمی میں مل جل کے خوشی کو بڑھائیں اور غم کو گھٹائیں۔رسوم دہلی (رام پور: کتاب کار پبلی کیشنز، اگست ۱۹۶۵ء) کا مقدمہ سید یوسف بخاری دہلوی نے لکھا ہے، اس ایڈیشن کے مشمولات یہ ہیں: (۱) بچہ پیدا ہونے کی رسمیں (۲) ستوانسا (۳) نوماسا (۴) جچا گیریاں (۵) چھٹی (۶) عقیقہ (۷) زچہ کے تارے دیکھنا (۸) روٹ کا نقشہ (۹) سردان کرنے کی رسم (۱۰) رتجگہ (۱۱) چلے (۱۲) لوری (۱۳) مرنڈوں کی رسم (۱۴) دانتوں کے نکلنے کی رسم (۱۵) سال گرہ (۱۶) دودھ بڑھانا (۱۷) رسم ختنہ (۱۸) گھوڑی چڑھانا (۱۹) کان چھدوانے کی رسم (۲۰) رسم بسم اللہ (۲۱) ہدیہ (۲۲) آمین (۲۳) روزہ (۲۴) مونچھوں کا کونڈا (۲۵) بیاہ شادی کی رسمیں (۲۶) ایجاب و قبول (۲۷) بات (۲۸) رقعہ (۲۹) منگنی (۳۰) بیاہ مانگنا (۳۱) مائیوں بٹھانا (۳۲) سہاگ گھوڑیاں (۳۳) ابٹنا کھیلنا (۳۴) ساچق (۳۵)

شربت پلائی (۳۶) مہندی (۳۷) برات (۳۸) صحنک (۳۹) برات کی تیاری (۴۰) سہرا (۴۱) مبارک باد (۴۲) ریت رسم (۴۳) ٹونا (۴۴) آرسی مصحف (۴۵) جہیز (۴۶) سامان جہیز (۴۷) منڈھا (۴۸) رخصت کے گیت کا ترجمہ اور مطلب (۴۹) بتڑا (۵۰) چوتھی (۵۱) چالے (۵۲) قصد جلاب اور جونکوں کے موقع کی رسم (۵۳) سفر کی رسمیں (۵۴) رسوم میت (۵۵) عہد نامے کا ترجمہ (۵۶) بیان (۵۷) فاتحہ سوم یا پھول جسے تیجا کہتے ہیں (۵۸) چالیسواں (۵۹) عرفہ (۶۰) تبارک (۶۱) دیا (۶۲) سہاگنوں اور اوتوں کا فاتحہ (۶۳) فصل کی ترکاریاں (۶۴) اذکار مردگاں (۶۵) قبروں کی درستی (۶۶) شہید مردے (۶۷) شہدائے کربلا (۶۸) شب برات (۶۹) عیدی (۷۰) فرہنگ (۷۱) اشارات

☆ رسوم ہنود

موضوع: وشنی قوم کی پیدائش سے موت تک کی تمام رسوم۔

☆ ریت بکھان

موضوع: ہندوؤں کی پیدائش سے موت تک کی تمام رسوم۔

☆ ساجن موہنی (تسخیر شوہر)، ۱۸۷۹ء (دہلی: مطبع شمسی، ۱۹۱۰ء، ۴۷ص)

تبصرہ: اس کتاب کا دوسرا نام ''تسخیر شوہر'' بھی ہے۔ اس کتاب میں ازدواجی زندگی کے تین ادوار پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ایک زمانہ عروسی، دوسرا زمانہ وسطی (جیسے گھر والی، بال بچہ داری کا وقت یا عمر کی دوسری سیڑھی) اور تیسرا زمانہ پیری کا ہے جسے پختگی، تجربہ کاری اور آرام سے بسر کرنے کا موقع یا تیسری سیڑھی۔ عبارت میں جگہ جگہ محاورات اور ضرب الامثال سے کام لیا گیا ہے۔ اس میں تسخیر اللغات کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

☆ سفر نامہ مہاراجہ راؤ الور، ۱۸۸۱ء

موضوع: واقعات سفر۔

☆ سیر شملہ

موضوع: کوہ شملہ کے دلچسپ حالات، تاریخی شواہد کی روشنی میں۔

☆ ضرب الامثال

تبصرہ: ''ضرب الامثال اور روز مرہ دہلی'' کا نام بھی ملتا ہے۔

☆ طبعی تعلیم، (بار اول، ۱۸۷۹ء) (لاہور: مطبع خادم التعلیم پنجاب، ۲۷ص)

تبصرہ: ''طبیعی تعلیم'' کا نام بھی ملتا ہے۔ یہ کتاب بچوں کے لٹریچر کی ایک کڑی ہے۔ چار برس سے لے کر بائیس برس تک کے طالب علموں کے لیے ان کو تعلیم دینے کے نئے عمدہ ڈھنگ اور نئے پہلو سے روشنی ڈالی ہے۔ مصنف نے دلچسپی قائم رکھنے کے لیے قصہ کا انداز اپنایا ہے جس میں باپ محمود اپنے بیٹے حامد کو نصیحتوں کے ذریعے مختلف زمانوں سے آگاہ کرتا ہے۔ تعلیم و تدریس کے زمانے کو تین عنوانات کے تحت تقسیم کیا ہے: (۱) مشاہدہ (۲) تجربہ (۳) ایجاد و اختراع۔

☆ علم النساء ☆ علم اللسان، محبوب المطابع، ۱۸۹۵ء، ۴۰ص

تبصرہ: دیباچے میں سید احمد نے پہلے ان نامساعد حالات اور مشکلات کا ذکر کیا ہے جو فرہنگ آصفیہ کی اشاعت کے درمیان پیش آئیں۔ اس رسالے کی اشاعت سے پہلے ان کی بیٹی کا انتقال ہو گیا لیکن پھر بھی حوصلہ نہ ہارا اور کسی نہ کسی طرح طباعت کا اہتمام کر لیا۔ یہ کتاب طلباے ہند اور پنجاب کی افادیت کے لیے لکھی گئی۔ کتاب کو ریاست پٹیالہ کے سردار شمشیر سنگھ کے نام معنون کیا گیا۔ مصنف نے خواہش ظاہر کی کہ اسے ٹکسٹ بک کمیٹی یا سررشتہ تعلیم اور خاص کر ریاست پٹیالہ کی

درسی کتب میں شامل کرلیا جائے۔

☆ فرہنگ آصفیہ(جلد اول،لاہور:مطبع رفاہ عام پریس،باہتمام مولوی سید ممتاز علی،مئی ۱۹۰۸ء،۵۲۶ص)(جلد اول،لاہور: اسٹیم پریس ،مطبع گلزار محمدی،۱۹۱۸ء) (جلد اول،الف سے خ تک،نئی دہلی:قومی کونسل برائے فروغِ اُردو زبان،تیسری بار۱۹۹۰ء،۸۸۰ص)(جلد دوم،لاہور:مطبع رفاہ عام پریس،باہتمام مولوی سید ممتاز علی،مئی ۱۹۰۸ء،۴۲۲ص)(جلد دوم ،د سے ک تک،نئی دہلی:قومی کونسل برائے فروغِ اُردو زبان،تیسری بار۱۹۹۰ء،۸۶۷ ص)(جلد سوم،لاہور: اسلامیہ پریس، جنوری۱۸۹۸ء،۶۶۴ص)(جلد سوم ،گ سے یے تک،نئی دہلی:قومی کونسل برائے فروغِ اُردو زبان،تیسری بار۱۹۹۰ء،۷۶۵ص) (جلد چہارم،لاہور:رفاہ عام پریس ،۱۹۰۱ء)

تبصرہ: ''فرہنگ آصفیہ'' سید احمد کا اہم کارنامہ ہے ۔یہ چار ضخیم جلدوں کے (۲۵۳۵)صفحات پر مشتمل ہے ۔اس میں (۶۰)ہزار سے زائد عربی،ترکی ،فارسی ،سنسکرت ،ہندی ،انگریزی اور دیگر تمام زبانوں کے الفاظ درج ہیں جو اردو میں مستعمل ہیں۔ضرورت کے مطابق ہرلفظ کا مادہ و اشتقاق اور ہرلغت کے متعلق اساتذہ متقدمین و متاخرین کے کلام نظم و نثر سے مختلف اسناد اس طرح پیش کی ہیں جو تذکیر و تانیث کے امتیاز اور فصیح و غیر فصیح ہونے کے فرق کو واضح کرتی ہیں۔اہل زبان کے محاورات اور ضرب الامثال علمی و فنی پیشہ ورانہ اصطلاحات ،رسوم ،تیج تہوار، میلے ٹھیلے ،سب کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔قلعۂ معلیٰ کی بیگماتی زبان ،تاریخی واقعات ،طبیعات و فلسفہ وغیرہ کے ضروری مسائل ،ضلع ،جگت ،پھبتی ،پہیلیاں،کہہ مکرنیاں،دوسخنے،فقروں اور سودے والوں کی آوازوں اور مختلف بولیوں کے علاوہ ایک طویل و بسیط مقدمے کے ذریعے زبان اردو کی تاریخ پیدائش اور ارتقاء پر روشنی ڈال کر بڑی مفید معلومات بہم پہنچائی ہیں۔جلد چہارم کے آخر میں ''نیرنگ خیال'' آزاد کی طرز میں ''پیکر خیال'' کے عنوان سے فرہنگ آصفیہ کی کہانی اپنی زبانی اردوے معلیٰ میں بڑے مؤثر اور دردانگیز پیرائے میں لکھی ہے۔اس کا مواد جمع کرنے کا کام انھوں نے ۱۸۶۹ء میں شروع کیا اور ۱۸۹۲ء میں تکمیل کو پہنچایا۔ان کے انتقال کے وقت فرہنگ کی جلد اول پریس میں تھی۔فرہنگ آصفیہ کی اغلاط پر قاضی عبدالودود نے مختلف تبصرے کیے جو کتابی شکل میں ''فرہنگ آصفیہ پر تبصرہ'' کے نام سے خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ سے شائع ہو چکا ہے۔

☆ فسانۂ راحت

موضوع:اپنی مرحومہ صاحبزادی محمودی بیگم کی یادگار میں،عورتوں کے لیے ایک اصلاحی معاشرتی کہانی،دلی کی بیگماتی زبان میں۔

☆ قصہ سرفراز،لاہور:مخزن پریس،۱۹۱۱ء

موضوع:تعلیم نسواں

قصہ مہر افروز:دلی کے ایک سگھڑ اور دوسرے پھوہڑ گھرانے کی معاشرت۔

☆ قواعد اردو

موضوع:اردو صرف ونحو۔

☆ کنز الفوائد،کانپور:مطبع نظامی ،۱۸۶۹ء،۸۵ص

تبصرہ: اس کتاب کا ایک نام''مناظرہ تقدیر و تدبیر'' ہے۔اس کے دیباچے میں سید احمد نے اس کی وجہ تصنیف بتائی ہے کہ ۱۲ برس کی عمر میں اس کتاب کے لکھنے کا سبب یہ ہوا کہ اس زمانے میں گورنمنٹ نے ایک اشتہار دیا تھا کہ ایسی کتابیں تصنیف و تالیف کی جائیں جو طلبا کے حق میں مفید ہوں۔انعام بھی مقرر تھا،چنانچہ انھوں نے یہ کتاب لکھ ڈالی۔اس کتاب کے کئی باب

ہیں ۔باب اول میں تقدیر و تدبیر کا مناظرہ ہے ،جس میں تدبیر اور تقدیر کے موضوع پر تائید اور مخالفت میں بحثیں ہوئی ہیں۔مفہوم کی وضاحت کے لیے مصنف نے دوکردار بنائے ہیں ایک تدبیر الدولہ اور دوسرا تقدیر الدولہ۔باب دوم میں عقلی اور علمی گفتگو کے ذریعہ علمی وعقلی مناظرہ ہوتا ہے۔جس کا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جوشخص صرف اپنی عقل ہی پر بھروسہ رکھے گا وہ ناکام رہے گااور اس کا شمار ناتجربہ کاروں میں ہوگا۔آگے چل کر مصنف نے عقل ،نفس ،تقدم اور علم الیقین کی قسمیں بتاتے ہوئے بحث کو عالمانہ بنا دیاہے۔موضوع اگرچہ بچوں کی ذہنی سطح سے بلند ہے۔لیکن کتاب کا اسلوب خاص اہل دہلی کی زبان ہے۔اس کتاب پر گورنمنٹ نے دوسو روپے انعام دیے اور اس کتاب کوٹکسٹ بک کمیٹی لاہور نے بھی منظور کیا تھا۔

☆ کنز القواعد

موضوع:محاورات و مصطلحات۔

☆ لڑکیوں کی پہلی کتاب

موضوع:ایک سچی کہانی۔

☆ لغات المدارس

موضوع:مدارس کے طلبہ کے لیے ضروری لغات۔

☆ لغات النساء(لاہور: کائی پریس،۱۸۷۵ء)(دہلی :دفتر فرہنگ آصفیہ ،کاشی رام پریس سابق نول کشور پریس، ۱۹۱۷ء، ۲۹۷ص)

تبصرہ:سر ورق پر نام کے بعد تعارفی کلمات یوں ہیں۔''دہلی کی بیگموں ۔قلعہ معلیٰ کی شہزادیوں ۔شریف مسلمان اور ہندوخاتونوں ۔زنانہ درسی کتابوں ۔۱۷۰۴ لغات۔محاورات ۔اصطلاحات وضرب الامثال کا بے نظیر مجموعہ۔''کتاب کے آغاز میں سات تقاریظ کے اقتباسات دیئے گئے ہیں۔(۱)ترجمہ ازتقریظ جناب ایس ڈبلیو ڈاکٹرفیلن (۲)جناب نواب ضیا الدین احمد خاں بہادر رئیس اعظم دہلی،جاگیر دار لہارو(۳)اخبار انجمن پنجاب مطبوعہ ۷رمئی ۱۸۷۵ء(۴)پنجابی اخبار لاہور،مطبوعہ ۲۲رمئی ۱۸۷۵ء(۵)از رسالہ انجمن عرب سرائے ،۱۹رجولائی ۱۸۷۵ء(۶)پٹیالہ اخبار،مطبوعہ ۱۲رجولائی ۱۸۷۵ء(۷)اودھ اخبار،مطبوعہ۲۲راگست ۱۸۷۵ء،چکیدہ قلم صداقت رقم مولوی غلام محمد خاں صاحب طپش دہلوی۔

سید احمد دہلوی ،لغات النسا،دہلی :دفتر فرہنگ آصفیہ ،کاشی رام پریس،۱۹۱۷ء

☆ مجالس النساء،۱۸۷۴ء

تبصرہ:یہ کتاب ۱۸۷۴ء میں دوحصوں میں طبع ہوئی۔قصہ کے پیرائے میں عورتوں کو امور خانہ داری ،اصلاح معاشرت ،حسن اخلاق،تحصیل علم،حسن انتظام ،بچوں کی پرورش ،ان کی تعلیم و تربیت ،آپس کی رسم و راہ اور تعلقات ان کے آداب،بالخصوص لڑکیوں کوخراب عادتوں اور بری خصلتوں سے باز رکھنے کی تدابیر بتائی گئی ہیں۔ان کے علاوہ لڑکیوں کو کھانا پکانے ،سینے پرونے ،پڑھنے لکھنے ،ہنر مندی اور سلیقہ حاصل کرنے کے ڈھنگ اور مستورات میں رائج اور قائم شدہ بری رسومات ،باطل توہمات ،فضول اور بے مصرف تقریبات سے باز رہنے کا درس دیا گیا ہے۔اسلوب نسوانی محاورات اور دہلی کی زبان ہے۔

☆ محاکمہ مرکز اردو،شمسی پریس دہلی،۱۹۱۱ء،۴۸ص

تبصرہ: دہلی کی زبان سے متعلق سید احمد کی یہ ایک علمی کتاب ،لسانی نکتہ نظر سے لکھی گئی ہے۔اس کتاب میں زیر بحث مضمون یہ ہے کہ ہرزبان کا مرکز اس کی جائے پیدائش ہے اور اس لیے دہلی اردو زبان کا منبع ہے جہاں سے سارے ہندوستان میں اس کی شاخیں پھوٹتی ہیں۔اس میں بتایا گیا ہے کہ کسی بھی زبان کے جاننے والے دوقسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جن کا

اصل وطن ، باپ دادا اور ننھال اسی سرزمین اور خطہ میں ہو جس جگہ سے زبان نکلی ہو ، یہ لوگ اہل زبان ہوتے ہیں۔ دوسرے وہ جنھوں نے اس زبان کو کتابوں ، اہل زبان اور مختلف مضامین ، اخباروں وغیرہ سے حاصل کیا ہو ، یہ لوگ زبان داں اور مقلد زبان کہلاتے ہیں۔ دہلی کو اردو زبان کا مرکز اس لیے کہا جاتا ہے کہ آخر دہلی کے امراء اور شرفا کے خاندان لکھنؤ پہنچے ، ان کے علاوہ سودا، میر تقی میر اور غلام حسن وغیرہ بھی لکھنؤ گئے۔ ان لوگوں نے اپنی زبان کو مشرقی زبان کے اختلاط سے برابر بچائے رکھا مگر جب زمانے نے پلٹا کھایا تو وہاں کی زبان جو خاص خاص لوگوں میں مروج تھی پوربی بھاکا کا آمیز اردو بن چلی۔ نامی شعرا بھی اس سے نہ بچ سکے۔ محاورات کے علاوہ وہاں کے لب و لہجہ نے بھی وہی طرز اختیار کیا جس سے اہل دلی کے کان آشنا نہ تھے۔ چنانچہ دونوں جگہ کی زبان میں تذکیر و تانیث سے لے کر محاورات وغیرہ میں نمایاں فرق پیدا ہو گیا۔ یہ فرق اس بات کو ثابت نہیں کرتا کہ ہر حالت میں دہلی کے سوا دوسرا مقام اردو کا مرکز ہوا ہے ، نہ ہوگا۔ مثالیں بھی دی ہیں۔ اہل لکھنؤ غیر مانوس ، دقیق اور بے میل الفاظ استعمال کرتے ہیں اس لیے ان کی زبان آورد کے بغیر نہیں بولی جاتی۔ اس کے برعکس دہلی کی زبان تکلف سے دور ، تصنع سے نفور ، نہایت شستہ ہے۔ اگر دہلی زبان کے حق میں شیراز ہے تو لکھنؤ اصفہان۔

☆ مرقع تکمیل الکلام

موضوع: اصطلاحات پیشہ وران۔

☆ مرقع زبان اردو ، دہلی پرنٹنگ پریس، ۱۸۶۵ء، ۱۱۲ص

تبصرہ: اس کتاب میں ۲۸ عنوانات پر اظہار خیال کیا گیا ہے۔ اس میں زبان کے اتار چڑھاؤ ، اس کے حال اور مستقبل کے علاوہ دیگر معلومات اور اذکار کو نہایت دلچسپ انداز اور واضح پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔ پہلا عنوان جس پر مصنف نے روشنی ڈالی ہے ، وہ اردوے دہلی کی سابقہ ، موجودہ اور مستقبل کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ اس مضمون میں سب سے پہلے ۱۸۵۷ء سے قبل کی اہل قلعہ اور اہل شہر کی زبان کا فرق بتایا گیا ہے اور خاص الخاص محاورات پر بحث کی ہے۔ اس کے بعد موجودہ زمانہ اور مستقبل میں کتنا اور کیا انقلاب آئے گا حقائق کے پس منظر میں اس کا جائزہ لیا گیا ہے۔ غدر سے پہلے دلی میں دو زبانیں پرورش پا رہی تھیں۔ ایک قلعہ معلّٰی کی زبان اور دوسری شہر کی زبان ، مگر شہر کی زبان اور قلعہ کی بیگماتی زبان اور مردانہ بول چال میں بڑا فرق تھا۔ عورتوں کی خاص الخاص اصطلاحیں تھیں جسے مرد نہیں بولتے تھے۔ مثالیں بھی دی ہیں۔ جیسے موئی مٹی کی نشانی بمعنی زندہ یادگار (لیکن اسے میر امن نے باغ و بہار میں انھی معنوں میں استعمال کیا ہے) ، مُوا بمعنی اجل رسیدہ ، نگوڑا بمعنی نکما ، چنڈال بمعنی بدنصیب اور ناتھا بمعنی بے زن و فرزند ، وغیرہ۔ غرض جب تک قلعہ آباد رہا اور اہل قلعہ آزادی کی زندگی بسر کرتے رہے ، بیگمات کی زبان شستہ اور خالص رہی۔ اس کے بعد اردو کی تاریخ اور ادب پر روشنی ڈالی ہے۔ شاہجہاں کے زمانے میں اردو کی بنیاد جمتی گئی ، شاہ عالم اور فرخ سیر کے عہد میں بھی زبان ترقی کی طرف گامزن رہی۔ اردو زبان اور ادب کی تصانیف کا بھی یہی زمانہ ہے۔ نوطرز مرصع ، آرائش محفل اور باغ و بہار کی تصنیف و تالیف ہوئی۔ ۱۸۴۶ء میں دہلی کالج قائم ہوا تو اس کے اساتذہ نے ''اردو سوسائٹی'' قائم کرکے اردو کو بہت فروغ دیا۔ اسی زمانے میں اردو سوسائٹی نے مختلف زبانوں سے مفید اور عمدہ کتابوں کے ترجمے اردو زبان میں شائع کروا کر زبان اردو کی بڑی خدمت کی۔ غدر کے بعد اگرچہ افراتفری بہت مچی۔ انگریزی حکومت کی وجہ سے انگریزی الفاظ بھی اردو میں داخل ہونے لگے۔ زبان کی چاشنی اور شیرینی کا لطف جاتا رہا۔ شعر کی محفلیں اور ادبی مجالس درہم برہم ہو گئیں۔ بعد ازاں اس خیال کا بھی ظہار کیا ہے کہ زمانہ کی ترقی کے ساتھ اور دیگر زبانوں کے باہم ملنے سے زبان میں تبدیلی آتی گئی۔ علمی ، تہذیبی اور شریفانہ زبان باقی نہ رہی۔ ٹکسالی زبان کی جگہ غیر ٹکسالی محاورات داخل زبان ہو گئے۔ بعد کے باب میں مصنف نے اہل قلعہ اور اہل شہر کی زبان کا موازنہ کرکے مثالوں کے ذریعہ واضح کیا ہے کہ بہت سے الفاظ جو خاندان شاہی سے متعلق ہیں ، شہر والے اس سے بیگانہ تھے۔ اس کی

بھی وضاحت کی گئی ہے کہ عورتوں نے اس زبان کو شیریں بنانے اور بے تکلف بنانے میں بڑا حصہ لیا ہے ۔چنانچہ لال قلعہ کی بیگمات کے خاص خاص محاوروں کے زیرعنوان انھوں نے بیگمات قلعہ کے خاص محاورے مثالوں کے ساتھ درج کئے ہیں۔ اگلے صفحات میں اردو اور کن کن زبانوں سے مخلوط ہوئی ،اس پر بڑی مدبرانہ اور لسانی بحث کی ہے اور یہ بتایا ہے کہ انگریزوں کی حکمرانی کے سبب اردو زبان میں انگریزی کے علاوہ پرتگالی اور فرانسیسی الفاظ بھی داخل ہوئے ۔اس کی مثالیں بھی دی ہیں۔غیر زبان کے الفاظ کی شمولیت کے مثبت پہلوؤں سے بھی اتفاق کیا ہے کہ بعض علوم جدیدہ میں جو اصطلاحیں استعمال ہوتی ہیں وہ ہماری زبان میں موجود نہیں۔سید احمد نے ضروری مباحث کے درمیان بہت سے عنوانات اور ان کی تفصیلات غیر ضروری طور پر داخل کر دیے ہیں جو مضمون سے غیر متعلق ہیں ۔مثلاً زبان کا ارتقا اور اس کی ترقی کی تفصیلات ،گزری سلطنت کے کھیل تماشوں کا ذکر ،ہاتھیوں کی لڑائی کا نقشہ ،ہاتھی اور بگھیلے کی لڑائی وغیرہ یا بعض نقلوں اور لطیفوں کا جن میں سے اکثر بہادر شاہ ظفر سے متعلق ہیں بے محل اور بے موقع ہیں۔اس کتاب کا دوسرا نام رسالۂ نذر آصف ہے جو سرکار آصفیہ کی ملازمت میں پیش کیا گیا۔

☆ ناری کتھا

موضوع:ہندوؤں کی زنانہ روزمرہ بطور مکالمہ۔

☆ وقائع درانیہ،۱۸۷۱ء

موضوع:تاریخ۔''وقائع درانیہ''پر ڈیڑھ سو روپے پائے۔

ہندوستانی اردو لغت:فرہنگ آصفیہ کا پہلا نام ،۳۹رسائل کی صورت میں ،مشتمل بر جلد اول و دوم۔

☆ ہادی النساء(دہلی:شمسی پریس،۱۹۱۰ء،۱۵۲ص)(لاہور:مجلس ترقی ادب،۱۹۷۳ء)

تبصرہ: اس کتاب میں دہلی کی مستورات کے خطوط کے اعلیٰ نمونے درج ہیں۔اس کتاب کی پانچ فصلیں ہیں:پہلی فصل میں بڑی بوڑھیوں کے خط اور ان کے جواب ہیں۔اس میں دو ایک خط میاں بیوی کے بھی ہیں۔دوسری فصل میں بہنوں بہنوں کے خط اور ان کے جواب۔تیسری فصل میں برابر والیوں کے نام خط اور ان کے جواب۔چوتھی میں انّا ۔چھو چھو۔ماما۔اصیل۔وغیرہ کے نام خط اور ان کے جواب۔پانچویں فصل میں رشتہ دار مردوں کے نام خط اور بعض کے جواب ہیں۔مشکل الفاظ کے معنی بھی حاشیے میں لکھے ہوئے ہیں۔دلچسپی کے لیے خطوط کے ساتھ ساتھ لوریاں اور گیت بھی شامل ہیں۔اسلوب دلی کی بیگماتی زبان والا ہے۔کتاب کے آخر میں فیلن نے انگریزی میں تقریظ لکھی ہے۔

☆ ہدایت النساء

سید احمد دہلوی کے مضامین :

☆ ایک ہمدرد بیوی،رسالہ عصمت ،۱۹۰۹ء

☆ دولت رفع حوائج کے واسطے ہے نہ آرام طلبی کے لیے،رسالہ خاتون،مارچ ۱۹۰۶ء

☆ ایک چھوٹی سی لڑکی اور استانی ،رسالہ شریف بی بی ،جولائی ۱۹۰۹ء

☆ ہر زمانے کا مورخ،رسالہ تمدن ،اپریل ۱۹۱۱ء

☆ عام زمانہ مذاق کی نکتہ چینی،رسالہ خاتون،۱۹۰۵ء

☆ آزادی،رسالہ ادیب ،۱۹۱۱ء

☆ گہنے کا رواج،رسالہ ادیب،۱۹۱۱ء

☆ مفلسی،رسالہ مخزن ،اپریل ۱۹۰۸ء

☆ ہولی کی رنگ رلیاں ،رسالہ مخزن ،۱۹۰۹ء

☆ گنیش چوتھ،رسالہ مخزن،۱۹۰۸ء

☆ اولاد کی تربیت،رسالہ خاتون،دسمبر ۱۹۰۵ء

☆ عورتوں کی تعلیم مردوں کی تعلیم ہے،رسالہ خاتون،ستمبر ۱۹۰۴ء

☆ عورتوں کا مادہ قابلیت اور مردوں پر فضلیت، رسالہ خاتون،نومبر۱۹۰۴ء

☆ خواجہ حالؔی، رسالہ تمدن،۱۹۱۵ء ☆ دلی شاہی خاندان میں دیوالی دسہرہ، رسالہ مخزن،نومبر۱۹۱۴ء

☆ کیسر وکھٹکوں کا حال، رسالہ مخزن،۱۹۱۵ء

مولوی سید احمد کی شاعری:

طالب علمی کے زمانہ میں ایک طویل فارسی نظم ''طفلی نامہ'' لکھی۔

☆ دکھا دو ذرا اپنا قرآن اماں (نظم)، رسالہ عصمت، مارچ ۱۹۰۹ء

☆ چونٹیوں سے سوال جواب (نظم)، رسالہ شریف بی بی، اکتوبر۱۹۱۰ء

☆ کیا کالی گھٹا جھوم کے ہے آج تو آئی (نظم) ☆ قطعہ انتقال مرزا داغ دہلوی

☆ پتھر نامہ (مخمس) ☆ قطعہ تاریخ وفات ملکہ وکٹوریہ،۱۹۰۱ء

☆ قطعہ تاریخ دارالسلطنت دہلی،۱۹۱۱ء ☆ قطعہ تاریخ در مدح فرماں روائے ریاست پٹیالہ،۱۸۹۸ء

غزلیات

☆ گر تم سے اپنی ہٹ کو ہٹایا نہ جائے گا ☆ رہو گے دل میں آنکھوں سے نہاں ہو

☆ تابکے دوں صبر دل کو کب تلک چپکا رہوں ☆ رگ رگ میں دوڑ جاتا ہے جلوہ خدائی کا

☆ تیری صورت کو دیکھتے ہیں ہم

سید احمد دہلوی پر مضامین (کتابوں میں)

سید احمد دہلوی، رشید حسن خاں، مشمولہ تفہیم، دہلی: مکتبہ جامعہ،۲۰۱۲ء،ص ۱۳۵ تا ۱۴۱

سید احمد دہلوی پر کتابیں:

زہرہ جعفری، سید احمد دہلوی: حیات و کارنامے، نئی دہلی: موڈرن پبلشنگ ہاؤس،۲۰۰۶ء،۲۱۶ص

قاضی عبدالودود، فرہنگ آصفیہ پر تبصرہ، پٹنہ: خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری،۱۹۸۱ء،۳۹ص

کتابیات

جامع اردو انسائیکلو پیڈیا، جلد اول، ادبیات، نئی دہلی: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان،۲۰۰۳ء

حامد حسن قادری، داستان تاریخ اردو، آگرہ: آگرہ اخبار برقی پریس،۱۹۴۱ء

رشید حسن خاں، سید احمد دہلوی، مشمولہ تفہیم، دہلی: مکتبہ جامعہ،۲۰۱۲ء،ص ۱۳۵ تا ۱۴۱

زہرہ جعفری، سید احمد دہلوی: حیات و کارنامے، نئی دہلی: موڈرن پبلشنگ ہاؤس،۲۰۰۶ء

سید احمد دہلوی، ارمغان دہلی، حصہ اول، الف ممدودہ، دہلی: مطبع مجتبائی، اپریل ۱۸۷۸ء

ایضاً، انشاء ہادی النساء مع تحریر النساء، دہلی: شمسی پریس، دفتر فرہنگ آصفیہ، کوچۂ پنڈت،۱۹۱۰ء

ایضاً، رسوم دہلی، رام پور: کتاب کار پبلی کیشنز، اگست ۱۹۶۵ء

ایضاً، لغات النسا، دہلی: دفتر فرہنگ آصفیہ، کاشی رام پریس،۱۹۱۷ء

قاضی عبدالودود، فرہنگ آصفیہ پر تبصرہ، پٹنہ: خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری،۱۹۸۱ء

لالہ سری رام خمخانۂ جاوید، جلد چہارم دہلیؒ: ہمدرد پریس، کتاب، لاہور: گیلانی الیکٹرک پریس، سرورق، بار اول،۱۹۲۶ء